رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۹۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اپریل - ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پاؤں پر گو کسی قدر ورم ہے - مگر درد نہیں - صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے ؛

آج خان بہادر چودھری ابو الہاشم صاحب ایم - اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز بنگال کی لڑکی مسلمہ خاتون کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی - جس کا نکاح کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی محمد عبد السلام صاحب بی - اے ولد مولوی محمد عبد السبحان صاحب انسپکٹر آف پولیس بنگال کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا - حضرت امیر المومنین بھی اس تقریب میں شریک ہوئے - اور دعا فرمائی ؛

مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں - اب بارشاد حضرت امیر المومنین انہیں نور ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے - احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذرّہ عبودیّت پر ربوبیّت کی چادر

" خوارق کی کل جس سے عجائباتِ قدرتیہ حرکت میں آتی ہیں - انسان کی تبدیل یافتہ رُوح ہے - اور وُہ سچی تبدیلی یہاں تک آثار نمایاں دکھاتی ہے - کہ بعض اوقات ایک ایسے طور سے شورِ محبت دل پر استیلا پکڑتا ہے - اور عشقِ الٰہی کے پُر زور جذبات اور صدق اور یقین کی سخت کششیں ایسے مقام پر انسان کو پہونچا دیتی ہیں - کہ اس عجیب حالت میں اگر وہ آگ میں ڈالا جائے - تو آگ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتی - اگر وہ شیروں اور بھیڑیوں اور بچھوؤں کے آگے پھینک دیا جائے - تو وہ اس کو نقصان نہیں پہونچا سکتے -

کیونکہ اس وقت وُہ صدق اور عشق کے کامل اور قوی تجلیات سے بشریت کے خواص کو پھاڑ کر کچھ اور ہو جاتا ہے - اور جس طرح لوہے کے ظاہر و باطن پر آگ مستولی ہو کر اس کو اپنے رنگ میں لے آتی ہے - اسی طرح یہ بھی آتشِ محبت الٰہی کے ایک سخت استیلا سے کچھ کچھ اس طاقتِ عظمیٰ کے خواص ظاہر کرنے لگتا ہے - جو اس پر محیط ہو گئی ہے - سو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ عبودیت پر ربوبیت کا کامل اثر پڑنے سے اس سے ایسے خوارق ظاہر ہوں - بلکہ تعجب تو یہ ہے - کہ ایسے اثر کے بعد بھی عبودیت کی معمولی حالت میں کچھ فرق پیدا نہ ہو - کیونکہ اگر لوہا آگ میں تپانے سے کسی قدر خاصہ آگ کا ظاہر کرنے لگے - تو یہ امر سراسر مطابق قانون قدرت ہے - لیکن اگر سخت تپانے کے بعد بھی اُسی پہلی حالت پر رہے - اور کوئی خاصیتِ جدید اس میں پیدا نہ ہو - تو یہ عند العقل صریح باطل ہے ..... دُنیا اس حالت سے غافل ہے - اور انکار کرتی ہے پر وُہ جو اس مرتبہ تک پہونچا ہے - وُہ اس یقینی صداقت کے تصور سے مسرور ہے یہ تجلیات الٰہیہ کا ایک دقیق بھید ہے اور اعلےٰ درجہ کا رازِ معرفت ہے - اور انسانی روح کے تعلقات جو در پردہ اپنے رب کریم سے نہایت نازک اور لا یدرک طور پر واقعہ ہیں - وُہ اسی نقطہ پر آ کر کھلتے ہیں - اور اسی نقطہ پر ایک طرفۃ العین کے لئے بندہ کے ہاتھ خدا کے ہاتھ - اور اس کی آنکھیں خدا کی آنکھیں - اور اس کی زبان خدا کی زبان کہلاتی ہے - اور ربوبیت کی چادر ذرۂ عبودیت پر پڑ کر اس کو ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدمہ قبرستان کا فیصلہ سنا دیا گیا

بٹالہ ۲۰ اپریل۔ آج مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے کئی ماہ کی سماعت کے بعد قادیان کے ایک قبرستان کے اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا۔ جو پولیس نے جون ۱۹۳۶ء میں ۱۹ معزز احمدیوں کے خلاف زیر دفعہ ۳۲۶/۱۴۹ دائر کیا تھا۔ اور جس میں سب ملزمین پر زیر دفعہ ۳۲۶/۱۴۹ فرد جرم عائد کی گئی تھی فیصلہ میں حسب ذیل آٹھ اصحاب کو بالکل بری قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ چودہری حاکم علی صاحب
۲۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر
۳۔ منشی فخر الدین صاحب
۴۔ ملک عبد العزیز صاحب
۵۔ منشی عبد العظیم صاحب
۶۔ محمد حیات صاحب
۷۔ محمد اسمٰعیل صاحب
۸۔ غلام محمد صاحب

حسب ذیل اصحاب کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ

۹۔ دلی محمد صاحب تا برخاست عدالت قید اور	۵۱	روپے	جرمانہ
۱۰۔ محمد تقی صاحب	۵۱	"	"
۱۱۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل	۱۰۰	"	"
۱۲۔ چودھری عبد الرحمٰن صاحب سربراہ نمبر دار	۵۱	"	"
۱۳۔ " ظہور احمد صاحب	۵۱	"	"
۱۴۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مولوی فاضل	۵۱	"	"
۱۵۔ منشی ابراہیم صاحب	۵۱	"	"
۱۶۔ میاں منگو صاحب	۲۰	"	"
۱۷۔ گیانی محمد الدین صاحب	۵۱	"	"
۱۸۔ مولوی خیر دین صاحب	۵۱	"	"
۱۹۔ چودہری محمد بوٹا صاحب	۵۱	"	"

اس فیصلہ کے خلاف عدالت بالا میں اپیل کیا جا رہا ہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کا پروگرام اور احباب کرام

احباب کرام کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کا پروگرام چونکہ ابھی سے زیر غور ہے۔ اس لئے جو احباب جلسہ پر تقریروں کے لئے ضروری مضامین تجویز فرما سکیں۔ وہ اپنے قیمتی مشوروں سے جلد تر مستفید فرما کر ممنون کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ناظم تجارت تحریک جدید

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب کے نظارت امور عامہ کا چارج جناب سید زین العابدین صاحب کو دے دیا ہے۔ اب آپ ناظم تجارت تحریک جدید مقرر ہوئے ہیں۔ اور آپ کے سپرد تحریک جدید کے ماتحت تجارتی و صنعتی صیغہ جات اور بورڈنگ تحریک جدید کی نگرانی کی گئی ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۷ اپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

غیر ممالک کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ہیں:

90	Mrs. Ali London.
91	Yunus Yanos Erneszt. Budapest Hungary.
92	Mr. Jakub Juszuf "
93	" Rogsas Juszuf. "

چندہ تحریک جدید میں مخلصین اضافہ کر سکتے ہیں

گزشتہ سال تحریک جدید کے وعدوں کے پورا کرنے میں بعض مخلصین نے نہ صرف اپنے وعدوں کو ہی پورا کیا۔ بلکہ ان میں خاصی رقوم کا اضافہ بھی کیا۔ اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض مخلصین اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے کے علاوہ اضافہ فرما رہے ہیں۔ چنانچہ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر ایک دوست کی طرف سے جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تھا۔ اور جو اپنا وعدہ سو فیصدی تیسرے سال کا پورا کر چکے ہیں۔ اعلان کیا گیا تھا کہ وہ ایک سو روپیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک سو روپیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے چندہ تحریک جدید میں اضافہ کرتے ہیں۔ سید محمود عالم صاحب دفتر محاسب نے وعدہ کے ۳۱ روپے کی بجائے ۴۶ روپے داخل کئے ہیں۔

ملک خدا بخش صاحب خانیوال سے لکھتے ہیں۔ میرا وعدہ دس روپے کا ہے اور ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے پورا کرنا ہے۔ تین قسطیں ادا کر چکا ہوں اب میں حضور کے ارشاد پر باقی سات روپے یکمشت اس ماہ میں بھیجنے کا انتظام کر رہا ہوں۔ مگر میری خواہش ہے۔ کہ باقی آٹھ ماہ میں ایک روپیہ ماہوار ادا کرتا رہوں۔ ممکن ہے اور بھی ایسے مخلص ہوں جو اضافہ کر کے اپنے وعدہ کی رقوم ادا کرنا چاہتے ہوں۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ احباب جس قدر چاہیں اپنے وعدوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

جن جماعتوں یا احباب نے تیسرے سال کا چندہ ادا کرنے کی طرف ابھی تک توجہ نہیں کی۔ انہیں چاہیئے کہ فوری توجہ فرمائیں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

دعائے مغفرت کی جائے

۱۶ اپریل کو میری والدہ صاحبہ بعمر قریباً نوے سال فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ بہت نیک اور مخلص احمدی تھیں۔ احمدیت کا بڑا جوش رکھتی تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ شیخ غلام رسول جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ گھٹیالیاں

112

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ صفر ۱۳۵۶ھ

مولوی محمد علی صاحب غلو کی پُر سراب وادی میں

(۲)

"پیغام صلح" بیک جنبش قلم مولوی محمد علی صاحب کو "امیر قوم" کی بجائے "سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ" بنا دینے کے بعد اس کوشش میں مصروف نظر آتا ہے۔ کہ ان کو غلو کی تمام منازل جلد سے جلد طے کرا دے۔ اور اس کے لئے اس نے اس اصطلاح پر چھاپہ مارنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ جو مسلمانوں میں صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ چنانچہ ۲۳ مارچ کے "پیغام صلح" میں جہاں خدا تعالےٰ کے اس مامور اور مرسل کو جسے مولوی محمد علی صاحب کئی سال تک رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں نبی۔ رسول پیغمبر نبی آخر زماں کے ناموں سے پکارتے رہے۔ قرآن کریم کی آیات کی رو سے جس کی نبوت اور رسالت کو ثابت کرتے رہے۔ اور کھلے الفاظ میں کہتے رہے۔ کہ اس امت کے کسی اور فرد سے اس کو مشابہت دینا سخت نادانی اور جہالت ہے۔ اس کے متعلق تو صرف "حضرت صاحب" کے الفاظ لکھے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے متعلق نہ صرف "آنحضور" اور "اعلےٰ حضرت سیدنا" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ "آنحضرت" بھی قرار دے دیا ہے حالانکہ اردو میں یہ اصطلاح صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ اور آج تک ہماری نظر سے کوئی ایسی تحریر نہیں گزری۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا کسی اور کا ذکر کسی مسلمان نے "آنحضرت" کے الفاظ سے کیا ہو۔ حتےٰ کہ دیگر انبیاءؑ میں سے بھی کسی کے متعلق یہ لفظ استعمال نہیں کیا جاتا۔ ان حالات میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں جب "آنحضرت" کا لفظ استعمال ہوگا۔ تو اس سے مراد صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی لئے جائیں گے۔ لیکن "پیغام صلح" اپنے "حضرت امیر" کے متعلق غلو اختیار کرنے میں اس قدر اندھا۔ اور عقل و سمجھ سے اتنا بیگانہ ہو چکا ہے۔ کہ مسلمانوں میں جو الفاظ صرف سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص ہیں وہ بھی اس نے مولوی محمد علی پر چسپاں کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

ممکن ہے "پیغام صلح" اسی ترنگ میں جو اس سے اس قسم کی شرمناک اور نہایت ہی قابل مذمت حرکات سرزد کرا رہی ہے۔ کہہ دے۔ کہ "آنحضرت" کا جو لفظ اس نے مولوی محمد علی صاحب کے متعلق استعمال کیا ہے۔ اس کے متعلق شریعت اسلام نے کہاں تخصیص کی ہے کہ یہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر کہیں نہیں۔ تو پھر کسی اور کے متعلق اس کے استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ یہ تخصیص مسلمانوں کے تعامل سے ثابت ہے۔ یعنی وہ "آنحضرت" کا لفظ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے آپ ہی کی ذات بابرکات مراد لی جاتی ہے۔ چنانچہ اخبار "اہلحدیث" کے ۲۶ مارچ۔ اور ۲ اپریل ۱۹۳۷ء کے پرچوں میں "آنحضرت صلعم کا فوٹو" کے عنوان سے دو مضمون شائع ہوئے ہیں۔ جن میں یہ بحث کی گئی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کوئی فوٹو نہ تھا۔

اس تعامل کی خلاف ورزی کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو ایسے لوگوں کی نگاہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کچھ بھی وقعت نہیں۔ اور وہ آپ کے متعلق اتنا بھی گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ کوئی لفظ صرف آپؐ کی ذات سے مخصوص کیا جائے۔ بلکہ وہ اسے عام کر دینا چاہتے ہیں۔ یا پھر یہ کہ وہ جس شخص کو اس لفظ سے مخاطب کرتے ہیں۔ اسے نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم پلہ قرار دیتے ہیں۔ اور یہ دونوں صورتیں ایسی ہیں۔ جو "پیغام صلح" کو پوری طرح لعنت کی مستحق ٹھہراتی ہیں۔ وہ ذرا اتنا تو بتائے۔ کہ مسلمانوں نے جو الفاظ متفقہ طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں۔ ان میں سے کوئی اگر ایک ایسے شخص کے متعلق استعمال کر لیا جائے۔ جس کی اس کے اکثر ہم خیالوں کی نگاہ میں بھی کوڑی کی قدر نہیں۔ اور جس کی آئے دن مٹی پلید ہوتی رہتی ہے۔ تو اس کے کلاہ اعزاز میں کونسا سرخاب کا پر لگ جاتا ہے۔ پھر کیا اردو زبان میں اور کوئی ایسا لفظ انہیں نہیں ملتا۔ جو مولوی محمد علی صاحب کی شان کے شایان ہو۔

مولوی محمد علی صاحب کو خود اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ مسلمانوں میں بعض الفاظ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مخصوص ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں میں جب النبی یا الرسول کا لفظ استعمال ہوگا۔ تو اس سے مراد صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی لئے جائیں گے۔ مسلمان تو آپ کے پیرو ہی ہیں۔ غیر مسلم بھی جب لفظ النبی یا انگریزی میں دی پرافٹ استعمال کریں گے۔ تو ان کی مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوگی۔"

بعینہٖ یہی بات لفظ "آنحضرت" کے متعلق کہی جا سکتی ہے۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ "پیغام صلح" میں جو "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا آرگن" کہلاتا ہے۔ اور جسے مولوی محمد علی صاحب کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو "آنحضرت" لکھا جاتا ہے۔ مگر ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ یہ سب کچھ مولوی صاحب کی مرضی اور منشاء کے ماتحت کیا جا رہا ہے اور اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی قدر و منزلت جو ان کے اپنے حلقہ میں روز بروز گرتی جا رہی ہے۔ اسے غلو کے بوسیدہ اور متعفن گارے سے استوار کریں۔ اس کے لئے بے تحاشا وہ الفاظ استعمال کئے جا رہے ہیں۔ جن کو ہم نے اس مضمون میں پیش کر دیا ہے۔ اور جن سے ظاہر ہے۔ کہ "پیغام صلح" غلو میں اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تحقیر کا بھی ارتکاب کر چکا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے خاموش بیٹھے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیدہ دانستہ یہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ لیکن کیا "پیغام صلح" کے پڑھنے والوں میں سے اور بھی کوئی ایسا انسان نہیں۔ جو اس کے خلاف آواز اٹھائے۔ اور "پیغام صلح" سے پوچھے۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اور کیوں ہو رہا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تزکیۂ نفس

ذکرِ الٰہی کی اہمیت

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ نَبْتَلِیْهِ بِذُرِّیَّةٍ فَاسِقَةٍ مُلْحِدَةٍ

جو شخص میرے ذکر سے اعراض کرے گا ہم اُسے ایسی فاسق اولاد کے غم میں مبتلا کریں گے۔ جس کی زندگی ملحدانہ ہوگی

یَمِیْلُوْنَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَعْبُدُوْنَنِیْ شَیْئًا

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)
(تذکرہ صفحہ ۴۱۹)

جو دُنیا پر گرے گی۔ اور جسے میری پرستش سے کچھ بھی حصہ نہیں ملے گا۔

(۱)

ارتقاءِ رُوحانی کی منازل

قرآن کریم نے انسانی کمالات اور اس کے روحانی ارتقاء کی منازل کا ذکر کرتے ہوئے سورۂ الشمس میں بنی نوع انسان کے سامنے قوم ثمود کا ایک قصہ ان الفاظ میں بیان فرما کر قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ کذبت ثمود بطغوٰھا اذ انبعث اشقٰھا۔ فقال لھم رسول اللّٰہ ناقۃ اللّٰہ وسقیٰھا فکذبوہ فعقروھا فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھا ولا یخاف عقبٰھا یہ نکتہ دنیا پر ظاہر فرمایا ہے۔ کہ انسان کا نفس خدا تعالے کی اونٹنی ہے۔ جس پر وُہ سوار ہوتا ہے۔ اور اس اونٹنی کے لئے پانی خدا تعالے کی محبت اور معرفت ہے۔ جس سے وہ زندہ رہتی ہے۔ جو شخص اس اونٹنی یعنے اپنے نفس کو زخمی کرتا اور اسے کمال تک نہیں پہنچاتا اور نہ اسے وُہ پانی پلاتا ہے۔ جس سے اس کی حیات وابستہ ہے وُہ اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے۔ لیکن جو شخص اسے معرفت اور محبت کے پانی سے بار بار سیر کرتا ہے اور جن کمالات کی اس کو استعدادیں دی گئی ہیں۔ ان کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا برمحل استعمال کرتا ہے۔ وُہ حیات جاودانی کا وارث بن جاتا ہے۔ جو اگلے جہان میں خدا تعالے کے دیدار کی غذا سے ہمیشہ قائم رہے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان مذکورۃ الصدر آیات کی تشریح یوں فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک نہایت لطیف مثال ہے۔ جو خدا تعالے نے انسان کے نفس کو ناقۃ اللّٰہ سے مشابہت دینے کے لئے اس جگہ لکھی ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کا نفس بھی درحقیقت اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ تا وہ ناقۃ اللّٰہ کا کام دے۔ اور اس کے فانی اللہ ہونے کی حالت میں خدا تعالے اپنی پاک تجلی کے ساتھ اس پر سوار ہو۔ جیسے کوئی اونٹنی پر سوار ہوتا ہے۔ سو نفس پرست لوگوں کو جو حق سے مونہہ پھیر رہے ہیں تہدید اور انذار کے طور پر فرمایا کہ تم لوگ بھی قوم ثمود کی طرح ناقۃ اللّٰہ کا سقیا یعنے اس کے پانی پینے کی جگہ جو یاد الٰہی اور معارف کا چشمہ ہے۔ جس پر اس ناقہ کی زندگی موقوف ہے۔ اس پر بند کر رہے ہو۔ اور نہ صرف بند بلکہ اس کے پیر کاٹنے کی فکر میں ہو تا وُہ خدا تعالے کی راہوں پر چلنے سے بالکل رہ جائے۔ سو اگر تم اپنی خیر مانگتے ہو۔ تو زندگی کا پانی اس پر بند مت کرو۔ اور اپنی بے جا خواہشوں کے تیر و تبر سے اس کے پیر مت کاٹو اگر تم ایسا کرو گے۔ اور وُہ ناقہ جو خدا تعالے کی سواری کے لئے تم کو دی گئی ہے۔ مجروح ہو کر مر جائے گی۔ تو تم بالکل نکمے اور خشک لکڑی کی طرح متصوّر ہو کر کاٹ دیئے جاؤ گے۔ اور پھر آگ میں ڈالے جاؤ گے۔ اور تمہارے مرنے کے بعد خدا تعالے تمہارے پس ماندوں پر ہرگز رحم نہیں کرے گا۔ بلکہ تمہاری معصیت اور بدکاری کا وبال ان کے بھی آگے آئے گا۔ اور نہ صرف تم اپنی شامت اعمال سے مرو گے۔ بلکہ اپنے عیال واطفال کو بھی اسی تباہی میں ڈالو گے"۔

(توضیح مرام صفحہ ۶۵-۶۶)

انسانی قلب کی دو متضاد کیفیات

قرآن کریم نے تمثیلی زبان میں اس واقعہ کو بیان کر کے انسانی قلب کی دو متضاد کیفیات کا اظہار کیا ہے۔ یعنے کبھی تو وُہ ترقی کرتے کرتے اس قدر پاکیزہ و مطہر بن جاتا ہے۔ کہ زمین و آسمان کا خدا اس کے دل میں آ جاتا۔ اور اسے اپنی تجلیات کا قرار گاہ ٹھہراتا ہے اور کبھی گرتے گرتے اس قدر گندہ اور ناپاک ہو جاتا ہے۔ کہ خدا تعالے اسے برباد کر دیتا اور فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھا ولا یخاف عقبٰھا کا نظارہ دکھا دیتا ہے۔ گویا اللہ تعالے کے کامل پیار اور اس کی کامل ناراضگی کو اگر کوئی شخص دیکھنا چاہے تو اسے ان لوگوں کی زندگیاں دیکھنی چاہئیں۔ جنہوں نے خدا تعالے سے کامل تعلق پیدا کیا۔ یا جنہوں نے اپنی بدبختی سے اس سے کامل طور پر قطع علائق کیا۔ اسے اللہ تعالے کی تجلیات ان دونوں جگہ مختلف رنگوں اور مختلف صورتوں میں کام کرتی دکھائی دیں گی۔ اور اسے ایک طرف جنت اور دوسری طرف دوزخ کا نظارہ نظر آنے لگے گا۔ بے شک دوزخ کا نظارہ نہایت بھیانک نہایت روح فرسا اور نہایت کپکپا دینے والا ہوگا۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے کہ انسانوں میں سے ہی بعض ایسے ہیں۔ جو اللہ تعالے کے رحم و کرم اور اس کی بے مثال شفقتوں کا مورد بننے کی بجائے اس کی ابدی لعنت کے مستحق بن جاتے ہیں۔ وہ انسان کہلاتے ہیں۔ مگر ان کا وجود انسانیت کے لئے باعث ننگ ہوتا ہے۔ اور وُہ اعمال بجا لاتے ہیں۔ مگر ان کے اعمال جامۂ روحانیت پر ایک بدنما داغ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالے کا حیات بخش کلام

بنی نوع انسان کے ایک حصہ کی اسی اخلاقی موت کو دیکھ کر اللہ تعالے انبیاء و مرسلین کو بھیجا کرتا اور ان کے ذریعہ اپنے کلام کا تازہ حیات بخش پانی نازل کر کے انہیں اپنے چشمۂ صافی کے قریب کیا کرتا ہے۔ مگر آہ لوگ ہیں کہ وہ پھر بھی متوجہ نہیں ہوتے۔ وُہ اپنی آنکھیں پھیر لیتے۔ مائدہ آسمانی سے مونہہ موڑ لیتے۔ اور اس نادان کی طرح بن جاتے ہیں۔ جو اپنے آقا کے خوان نعمت کو اٹھا کر پرے پھینک دے۔ وہ اللہ تعالے کے احکام کو سنتے مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ گویا ان کی آنکھیں ہوتی ہیں۔ مگر دیکھتے نہیں۔ کان ہوتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ اور دل ہوتے ہیں مگر سمجھتے نہیں

ذکرِ الٰہی سے بے توجہی

اس قسم کی اگرچہ سینکڑوں باتیں ہیں جن سے دنیا نے اعراض کیا۔ مگر ایک موٹی بات جس کی نگہداشت کی اسلام نے پُر زور تلقین کی۔ اور جس سے بالعموم لوگ غیر مانوس دکھائی دیتے ہیں۔ ذکرِ الٰہی ہے۔ خدا کا ذکر یعنے اپنے پیارے اور محبوب کا ذکر کوئی ایسی چیز نہیں جس کی ضرورت مسلّم نہ ہو۔ مگر کتنے ہیں جو اس یاد سے اپنے سینہ و دل کو گرماتے ہوں اور کتنے ہیں جو اپنی خلوت کی گھڑیوں میں یادِ الٰہی کے مزے لیتے ہوں ؟

لیلےٰ و مجنوں۔ شیریں و فرہاد اور وامق وعذرا کی پارینہ داستانیں جانے دو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اُن کا ذکر عشاقِ الٰہی کے ضمن میں زبان پر لانا بھی ایک قسم کی معصیت اور سوء ادبی ہے۔ اول العاشقین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور آپ کے بروزِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات پڑھو پھر دیکھو کہ کس طرح اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے باتیں کرتے۔ اور خاموش رہتے۔ وُہ صرف ایک ہی ہستی کو اپنا قبلۂ مقصود سمجھتے۔ اور اُسی کی محبت کے نشہ میں سرشار رہتے تھے۔ پھر قرآن مجید اور احادیث دیکھو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا مطالعہ کرو۔ تمہیں دکھائی دے گا۔ کہ ذکرِ الٰہی سے اغماض پر کس قدر وعید اور الٰہی یاد سے اپنی زبان کو تر رکھنے کی کس قدر تاکید ہے۔

قرآن کریم کے ارشادات

قرآن مجید میں آتا ہے۔ ولذکر اللہ اکبر۔ اے لوگو اللہ تعالےٰ کا ذکر تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔ واذکر اسم ربک بکرۃ و اصیلا۔ اے میرے بندو۔ اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ۔ اے ایماندارو تم کو مال اور اولاد اللہ تعالےٰ کے ذکر سے نہ روک دے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً و سبحوہ بکرۃ و اصیلا۔ اے مومنو تم اللہ تعالےٰ کا کثرت سے ذکر کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون۔ اے لوگو! تم مجھے یاد کیا کرو۔ مَیں تمہیں یاد کیا کروں گا۔ اور میرا شکر کرو۔ کفرانِ نعمت نہ کرو۔ واذکر اسم ربک و تبتل الیہ تبتیلا۔ اے مخاطب اپنے رب کا ذکر کر۔ اور سب علائق کو توڑ کر اسی کا ہو جا۔ فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبکم۔ اللہ تعالےٰ کو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے بھی یاد کرو۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطاناً فھو لہ قرین۔ جو شخص میرے ذکر سے غافل رہتا ہے۔ ہم شیطان اس پر مسلط کر دیتے ہیں۔ جو رفتہ رفتہ اس کا قرین بن جاتا ہے۔ واذکر ربک فی نفسک تضرعاً و خیفۃ خدا تعالےٰ کا انتہائی تضرع سے اور ڈرتے ڈرتے ذکر کیا کرو۔

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان

حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وُہ شخص جو اللہ تعالےٰ کا ہمیشہ ذکر کرتا ہے۔ اُس کی شان ایسی ہے۔ جیسے زندہ شخص۔ اور جو شخص اپنے رب کو یاد نہیں کرتا۔ وُہ ایسا ہی ہے۔ جیسے مُردہ۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے کہا۔ کیا میں تمہیں وُہ بات نہ بتاؤں۔ جو سونے چاندی کے خرچ کرنے۔ جہاد پر جانے۔ اور اس کی راہ میں شہید ہو جانے سے بھی بہتر ہو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ ذکرِ الٰہی۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ جب کچھ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر ذکرِ الٰہی کر رہے ہوں۔ تو ملائکہ آتے۔ اور انہیں اپنے احاطہ میں لے لیتے ہیں۔ پھر ان پر اللہ تعالےٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ ان ذاکرین کا ملاءِ اعلےٰ میں ذکر کرتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ملائکہ زمین میں اِدھر اُدھر گھوم کر ان لوگوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کا ذکر کرنے والے ہوں جب انہیں کوئی ایک آدمی مل جاتا ہے تو وُہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں۔ کہ آؤ۔ اور اپنا مقصود پالو۔

ایک اور جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مبارک ہے وُہ شخص جس کی عمر دراز ہوئی۔ اور اعمال اچھے۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کونسا عمل اچھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر اللہ۔ سب سے بہتر یہ عمل ہے کہ تو دُنیا ایسی حالت میں چھوڑے کہ تیری زبان اللہ تعالےٰ کے ذکر سے تر ہو۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے کونسے بندے قیامت کے دن بلند درجہ رکھنے والے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ الذاکرون اللہ کثیراً والذاکرات۔ اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور اللہ تعالےٰ کو بہت یاد کرنے والی عورتیں۔ پھر فرمایا۔ شیطان ابن آدم کے دل پر حملہ کرنے کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ مگر جب اللہ تعالےٰ کا ذکر ہو رہا ہو۔ تو چھپ جاتا ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کہتا ہے۔ انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاہ۔ یعنی مَیں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وُہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اور میرے نام کے ساتھ اس کے ہونٹ ہل رہے ہوتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک چیز کو صاف کرنے والی کوئی چیز ہوتی ہے۔ تم یاد رکھو۔ کہ دل کو صیقل کرنے والا صرف اللہ تعالےٰ کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں ذکرِ الٰہی کی تاکید

احادیث کے بعد جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی ہم ذکرِ الٰہی کی سخت تاکید پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک الہام جو جسم پر لرزہ پیدا کر دینے والا ہے۔ وُہ ہے۔ جو اس مضمون کے اُوپر لکھا گیا۔ اور جس میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میرے ذکر سے اعراض کریں گے۔ ہم انہیں ایک ایسی فاسق اور خبیث اولاد کے غم میں مبتلا کریں گے۔ جو ملحدانہ زندگی بسر کرنے والی ہوگی۔ جو دُنیا پر کتوں اور گدوں کی طرح گرے گی اور خدا تعالےٰ کی پرستش۔ اور اس کی عبادت سے بیزار ہوگی۔ یہ اتنا سخت وعید ہے۔ جس کو دیکھنے کے بعد ایک لمحہ کے لئے بھی باور نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کوئی احمدی اس طرف متوجہ نہ ہو۔ پھر جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ایک الہام عفت الدیار کذکری بھی پاتے ہیں۔ یعنی خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ بعض شہروں کو مَیں نے اسی طرح مٹا دیا ہے۔ جس طرح ان شہروں کے ساکنین کے دلوں سے میری یاد مٹ گئی تھی۔ تو ہم پر ذکرِ الٰہی کی اہمیت اور بھی زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ اور ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس گھر میں خدا کا ذکر ہو۔ جس دل میں اس کی یاد ہو۔ اور جس سر میں اس کا سودا ہو وہی گھر وہی سر اور وہی دل اس قابل ہے کہ اس کی عزت کی جائے۔ اس کا احترام کیا جائے۔ اور اس کی تعریف کی جائے۔ لیکن اگر یہ نہیں۔ تو وُہ ایک جسد ہے جس میں جان نہیں۔ ایک لاش ہے جس میں رُوح نہیں۔ اور ایک ویرانہ ہے جس میں آبادی نہیں۔ اسی کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنے ان اشعار میں اشارہ فرمایا ہے کہ ؎

یاد جس دل میں ہو اس کی وُہ پریشاں نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو اس کا کبھی ویراں نہ ہو
حیف اس سر پہ کہ جو تابعِ فرماں نہ ہو
تُف ہے اُس دل پہ کہ جو بندۂ احساں نہ ہو
کس طرح جانیں کہ ہے عشقِ حقیقی تم کو
جیب پارہ نہ ہو گر چاک گریباں نہ ہو
عشق وُہ ہے کہ جو تن من کو جلا کر رکھ دے
دردِ فرقت وُہ ہے جس کا کوئی درماں نہ ہو

غرض ذکرِ الٰہی عشق و محبت کا ایک نہایت ہی قیمتی اور اہم باب ہے جس میں داخل ہوتے ہی۔ وصلِ یار کی خوشبو مشامِ جان کو معطر کرتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک مخلص کا مکتوب اور حضور کی طرف سے اُس کا جواب

ذیل میں مسٹر اے ایچ جان صاحب ٹانگانیکا افریقہ کا اخلاص نامہ بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کی طرف سے اس کا جواب پیش کیا جاتا ہے:

صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

حضور نے تین بار چندہ تحریکِ جدید کا ارشاد فرمایا ہے۔ اول ۱۹۳۵ء میں اس وقت شائد مجھے علم نہیں ہوا۔ یا میں بے کار تھا۔ دوم ۱۹۳۶ء میں اس وقت میں نے ۵۰ شلنگ ادا کئے۔ سوم ۱۹۳۷ء میں اس وقت ۱۸۰ شلنگ ادا کر دیئے ہیں۔ اب میری التجا ہے۔ کہ پہلی تحریکِ جدید میں بھی میرے سو شلنگ قبول فرمائے جائیں۔ گو سب سے آخری نمبر میرا ہوگا۔ مگر اس کے ساتھ ۲۰۰ شلنگ چوتھے سال کی تحریکِ جدید میں دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ اس تحریک میں میرا نمبر اول ہو۔ خدا بہتر جانتا ہے۔ کہ حضور چوتھے سال تحریکِ جدید فرمائیں گے یا نہیں۔ اگر فرمائیں تو میرا نمبر سب سے اول ہو۔ تاکہ میری اول سال کی تحریکِ جدید میں عدم شمولیت کی تلافی ہو جائے اگر چوتھے سال کے لئے تحریکِ جدید نہ کی جائے۔ تو یہ روپیہ تبلیغ فنڈ میں خرچ کر دیا جائے:

حضرت امیر المومنین کا جواب

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے قلم سے ذیل کا جواب رقام فرمایا:-

"چونکہ سال دوم و سوم میں آپ نے حصہ لیا ہے۔ اول سال میں بھی لے سکتے ہیں۔ چہارم سال کی تحریکِ جدید انشاء اللہ تعالےٰ ہوگی۔ اور آپ کا وعدہ اس بار میں دوسرا ہے۔ اس سے پہلے چودھری ظفر اللہ خان صاحب کہہ چکے ہیں۔ مگر چونکہ انہوں نے میرے ذکر پر ذکر کیا تھا۔ اس لحاظ سے آپ کا نمبر اول ہی رہے گا۔ میں چونکہ خود رقم کا اعلان کرتا ہوں۔ اس لئے میرے لئے پہلے اور پچھلے کا سوال ہی نہیں ہوتا":

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے یہ ملفوظات اس لئے نہیں شائع کئے گئے۔ کہ وہ احباب جو تیسرے سال کے وعدے پورے کر چکے ہیں۔ چوتھے سال کے وعدے حضور کے پیش کر دیں۔ اس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کا انتظار کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس لئے پیش کئے گئے ہیں۔ کہ اول وہ دوست جن کے ذمہ سال دوم یا سال اول کا چندہ تحریکِ جدید بقایا ہے وہ اپنا بقایا ادا کر کے ثواب لیں۔ جب ایک بھائی بغیر وعدہ کے پہلے سال کی رقم پیش کر رہا ہے۔ تو جنہوں نے وعدہ کر کے پورا نہیں کیا۔ انہیں خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ دوم تیسرے سال کا وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدوں کو جلد تر ادا کرنے کی فکر کریں۔ اس وقت تحریکِ جدید کو روپیہ کی فوری ضرورت ہے خصوصاً بیرونِ ہند کی جماعتیں خاص توجہ فرمائیں۔ جماعت نیروبی کے بعض افراد نے یکمشت اور فوری رقوم ادا کر دی ہیں۔ پس شرقی افریقہ کی دوسری جماعتیں مثلاً ممباسہ کمپالہ۔ دارالسلام۔ ٹبورا۔ ٹانگانیکہ۔ اور زنجبار کو بھی تیسرے سال کے وعدوں کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے:

فنانشل سکرٹری تحریکِ جدید قادیان

مظہر علی شرم شرم۔ مظہر علی دور باش

مندرجہ بالا عنوان سے لکھنؤ کے با اثر اخبار "اسد" نے اپنے تازہ پرچہ میں حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے۔ جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مجلس احرار جس کا دعوےٰ تھا۔ کہ وہ سات کروڑ مسلمانانِ ہند کی نمائندہ ہے۔ اس کے جنرل سکرٹری کو تمام مسلمانانِ ہند تو الگ رہے۔ اس کے اپنے فرقہ کے لوگ اور ہم عقیدہ اصحاب۔ کس قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

"مظہر علی صاحب اظہر ایم۔ ایل۔ اے پنجاب اپنے کو شیعہ کہتے ہیں لیکن سنا ہے کہ آپ کی سیاست مذہب پر اس درجہ حاوی ہے۔ کہ شیعہ ہونے کے بعد بھی آپ آل انڈیا احرار کانفرنس کے سکرٹری ہیں۔ اور یو۔پی پولٹیکل احرار کانفرنس کی صدارت کے لئے لکھنؤ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ موجودہ نظام حکومت کے کھلے مخالف ہیں۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ آپ ہر اس جنگ میں جو حکومت سے لڑی جائے سینہ تان کر میدان میں آجاتے ہیں۔ احراریوں کی طرف سے جب کشمیر پر دھاوا کیا گیا تھا اس حملے میں بھی آپ آگے آگے تھے اور اس تحریک نافرمانی قانون میں بھی جو کانگرس کی طرف سے جاری کی گئی تھی پیش پیش تھے۔ لیکن جس وقت شیعان قصور نے ذوالجناح کے نکالنے کے لئے حسینی محاذ قائم کیا تھا۔ اس وقت آپ کا کہیں نام و نشان بھی نظر نہ آیا۔ تحریک مدح صحابہ کے سلسلے میں آپ کی اور آپ کی جماعت کی آتی گرماگرمی اور مجلس احرار کے یہ واضح اعلانات تھے۔ کہ ہم لکھنؤ میں جو کچھ کر رہے ہیں وہی قصور میں کریں گے۔ لیکن وقت آنے پر قصور میں مظہر علی اظہر اور حبیب الرحمٰن صاحب صدر مجلس احرار کی عدم موجودگی معنے خیز ہے۔

حبیب الرحمٰن صاحب اور ان کی مجلس احرار کی باتوں کو تو ہم پہلے ہی ڈینگ سمجھتے تھے۔ البتہ ہم کو مظہر علی اظہر سے کچھ امید تھی۔ کہ شائد دنیا کے دکھانے ہی کو شیعوں کو قصور میں مذہبی آزادی دلوانے کے وقت آپ رسماً موجود ہو جائیں لیکن آپ کو اس کا موقعہ نہ مل سکا۔ البتہ اب آپ کو اتنا وقت مل گیا ہے۔ کہ آپ تحریک مدح صحابہ کے سلسلے میں مجلس احرار کی کٹھ پتلی بن کر قصور سے بھی زیادہ دور یعنے لکھنؤ تک میں مجلس احرار کی صدارت کرنے تشریف لا رہے ہیں۔ آیئے اور لکھنؤ کی احراری اور خارجی دنیا سے مظہر علی زندہ باد کے نعرے لگوایئے۔ لیکن یاد رکھیئے کہ شیعیان لکھنؤ میں سے ایک فرد بھی آپ کے خیر مقدم کے لئے تیار نہیں۔ اور سب متحد آواز سے یہ کہنے پر مجبور کہ "مظہر علی شرم! شرم!! مظہر علی دور باش"

بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق مشورہ

چونکہ اب نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو احباب اپنے متعلق یا اپنے بچوں کے متعلق آئندہ تعلیم یا آئندہ لائن ملازمت یا کاروبار یا پیشہ کے متعلق مشورہ لینا چاہیں وہ اپنی درخواست خاکسار کے پاس ارسال فرمائیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق تصریح ہونی چاہیئے۔

نام طالب علم۔ ولدیت۔ قومیت۔ تاریخ پیدائش۔ اس وقت کیا تعلیم پا رہا ہے۔ اور کیا کیا مضمون لئے ہوئے ہیں۔ کس مضمون میں خاص مذاق ہے۔ کونسا مضمون خاص طور پر کمزور ہے۔ سکونت کہاں ہے۔ صحت کیسی ہے۔ گزشتہ یونیورسٹی کے امتحانوں میں نتائج کیا رہے ہیں

114
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہانِ انگلستان کی رسوم تاجپوشی کی دلچسپ کیفیت

۱۲ مئی کو لنڈن میں شاہ انگلستان جارج ششم کا جشن تاجپوشی منعقد ہوگا چونکہ تاجپوشی کی رسم تاریخ انگلستان میں بہت مدت سے چلی آتی ہے۔ اور پورے اہتمام کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ اس لئے اس کی بعض کیفیات کا ذکر ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

تاجپوشی کی رسم کب سے شروع ہوئی

تاجپوشی کی تقریب سرزمین انگلستان میں بہت دیرینہ شاہانہ رسم متصور ہوتی ہے۔ اور کہا جاسکتا ہے کہ انگلستان کی یہ رسم دنیا بھر میں سب سے زیادہ قدیمی روایات کی حامل ہے۔ انگلستان میں تاجپوشی کی سب سے پہلی رسم کی ابتدا آٹھویں صدی عیسوی سے خیال کی جاتی ہے۔ لیکن اس نے زیادہ مکمل صورت کچھ عرصہ بعد اختیار کی۔ اس کے ادا کرنے کا مکمل طریق انگلستان کے ایک لاٹ پادری سینٹ ڈنسٹن کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے ۹۷۳ء میں شاہ ایتھلرڈ کو تاج پہناتے وقت اسے جاری کیا تھا۔

بہرحال یہ امر مسلم ہے کہ اس رسم کی بنا سیکسن بادشاہوں کے زمانہ میں ڈالی گئی۔ چنانچہ موجودہ تاجپوشی کی تمام بڑی بڑی رسوم مثلاً اقرار بادشاہت۔ بادشاہ کا حلف لینا۔ بادشاہ پر "مقدس تیل" کا چھڑکنا اختیارات شاہی کے ظاہری نشانات مثلاً تلوار اور عصا وغیرہ اشیا کا بادشاہ کے سپرد کرنا۔ اور تاج پہنانا۔ ان امور کو انگریزی اصطلاح میں بالترتیب Oath, Recognition, Investiture, Anointing, Crowning کہا جاتا ہے۔ سیکسن بادشاہوں کی تقاریب تاجپوشی میں ادا کی جاتی تھیں۔

نہایت اہم یادگار

یاد رہے کہ تاجپوشی کے موقع پر بادشاہ کی بادشاہت کا اقرار کرنیکا طریق گو آج محض ایک رسم کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ انگلستان کی قدیم روایات کی ایک نہایت اہم یادگار ہے کیونکہ قدیم سے شاہان انگلستان کی تخت نشینی اگرچہ ورثہ کے طور پر عمل میں آتی رہی ہے۔ تاہم رعایا کو یہ اختیار حاصل تھا۔ کہ وہ تاج و تخت کے وارث کو اس کی تخت نشینی کے وقت قومی تصدیق سے سرفراز کرے۔ ولیم فاتح کے مروجہ فیوڈل سسٹم کے ماتحت غالباً رعایا کا یہ اختیار کمزور ہو گیا تھا۔ لیکن اس دستور میں بھی اسے ایک رنگ میں برقرار رکھا گیا تھا۔ چنانچہ نئے بادشاہ کے برسر حکومت آنے پر اس وقت بھی عوام اور اعلیٰ جاگیرداروں کا اظہار رضامندی و اطاعت ضروری ہوتا تھا۔

اقرار بادشاہت کا طریق

رسم "اقرار بادشاہت" کے ادا کرنے کا طریق یہ ہے۔ کہ آرچ بشپ آف کینٹربری۔ لارڈ چانسلر۔ لارڈ گریٹ چیمبرلین۔ لارڈ ہائی کنسٹیبل۔ اور ارل مارشل گارٹر کنگ آف آرمز کی معیت میں ویسٹ منسٹر ایبے (جہاں تاجپوشی کی رسم ادا کی جاتی ہے) کی نشست گاہ کے مشرقی جانب جائینگے اور وہاں پہنچکر آرچ بشپ یوں گویا ہوگا "حضرات! میں شاہ جارج کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جو بلاشک و شبہ آپ کا بادشاہ ہے۔ کیا آپ جو اپنی اطاعت اور عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے آج یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ایسا کرنے کے لئے تیار ہیں؟"

اسی طرح نشستگاہ کی جنوبی مغربی اور شمالی اطراف میں جاکر آرچ بشپ یہ اعلان کرے گا۔ جس طرف یہ اعلان کیا جائے گا۔ بادشاہ اس جانب لوگوں کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو جائے گا۔

اور حاضرین ہر اعلان پر نعرہ ہائے مسرت بلند کرتے ہوئے جواب میں "God Save King George" کہیں گے۔ خدا شاہ جارج کو سلامت رکھے۔

حلف لینے کی رسم

اس کے بعد حلف لینے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ حلف کے الفاظ جیسے بادشاہ لیتا ہے۔ سلطنت کی مذہبی اور سیاسی حالت کے مطابق تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ لیکن الفاظ کی تبدیلیوں کے باوجود حلف میں جو اقرار کیا جاتا ہے۔ اس کی کیفیت وہی ہے۔ حلف میں بادشاہ اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ سلطنت کے قوانین اور رسوم کو برقرار رکھیگا۔ عدل اور رحم کرے گا۔ اور چرچ کی حفاظت کرے گا اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ حلف کی تبدیلی گذشتہ بادشاہوں خصوصاً شاہان خاندان سٹیوارٹ کے زمانہ میں موضوع تنازعہ بن چکی ہے۔ اور موجودہ بادشاہ ملک معظم شاہ جارج ششم تقریب تاجپوشی پر جو حلف لیں گے اس کا مذہبی حصہ کسی قدر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب حلف میں مذہب کے متعلق صرف ایسے الفاظ رکھے گئے ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ کہ بادشاہ صرف جزائر برطانیہ میں اصلاح شدہ پروٹسٹنٹ مذہب کو برقرار رکھے گا۔

حلف کے مذہبی حصہ میں یہ تبدیلی اس بات کا ایک مزید ثبوت بہم پہنچاتی ہے۔ کہ سابق شاہ ایڈورڈ کی تخت سے دست برداری کا سبب محض مسز سمپسن کا معاملہ نہیں تھا۔ بلکہ اس کی تہ میں مذہبی اعتقادات کے بعض اختلافات بھی تھے۔

پانی چھڑکنے کی رسم

بادشاہ کے حلف اٹھانے کے بعد "مقدس پانی چھڑکنے کی رسم" Anointing ادا کی جاتی ہے۔ بادشاہ اپنا قرمزی فرغل (Crimson Robe) اور شاہی ٹوپی (Cap of State) پہن کر ویسٹ منسٹر ایبے میں داخل ہوتا ہے۔ اور اپنے پارلیمنٹری منصب کے نشانات اتار دیتا ہے۔ اور Altar کی جانب قدم بڑھاتا ہوا شاہ ایڈورڈ کی کرسی (King Edward's Chair) پر بیٹھ جاتا ہے۔ یہ کرسی شاہ ایڈورڈ اول کے زمانہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ جو بلوط کی لکڑی کی بنی ہوئی ہے۔ اور گلکاری کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ کرسی کے پائے چار شیروں کی شکل کے ہیں۔ جو اپنی پچھلی ٹانگوں پر اکڑوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسکے بعد گارٹر کنگ آف آرمز Garter King of Arms چار نائٹس آف گارٹر (Knights of Garter) کو بلاتا ہے۔ جو بادشاہ کے سر پر ایک چتر تھام لیتے ہیں۔

ویسٹ منسٹر کا ڈین میز پر سے وہ صراحی اٹھاتا ہے۔ جس میں "مقدس تیل" (Consecrated oils) ہوتا ہے۔ صراحی میں سے تھوڑا سا تیل وہ ایک چمچے میں ڈال دیتا ہے جو آرچ بشپ کے ہاتھ میں ہوتا ہے آرچ بشپ اس چمچے کو لے کر بادشاہ کے پاس جاتا ہے۔ اور تیل کو اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں۔ سینہ اور سر پر صلیب کی شکل میں گراتا ہے یہ نشانات انگلستان کے قدیم آرچ بشپ بیکٹ کی تشریح کے مطابق۔ علی الترتیب Glory (عظمت) Sanctity (تقدس) اور Fortitude (استقامت) کی تمثیلی علامات سمجھے جاتے ہیں۔

تفویض اختیارات

اس رسم کے بعد "تفویض اختیارات" کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے شاہی اور مذہبی کپڑے (Royal and Priestly Robes) بادشاہ کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اور پھر "نشانات شاہی" (Regalia) جو روحانی انصاف کی تلوار (The Sword of Spiritual Justice) "حکومت کی تلوار" (The Sword of Temporal Justice) اور "رحم کی تلوار" (The Curtana or Sword of Mercy) عصائے شاہی انگشتری اور مہمیز وغیرہ اشیاء پر مشتمل ہوتے ہیں۔ بادشاہ کو دئے جاتے ہیں۔

تاج پہننا

اس کے بعد آرچ بشپ بادشاہت کا آخری نشان یعنی تاج بادشاہ کے سر پر رکھتا ہے۔ یہ تاج جو بادشاہ کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ سینٹ ایڈورڈز کراؤن کہلاتا ہے۔ یہ تاج انگلستان کے قدیم بادشاہ ایڈورڈ دی کنفیسر (Edward the Confessor) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جس کے متعلق لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس نے پہنا تھا۔ لیکن حقیقت میں یہ صحیح نہیں کیونکہ شاہ چارلس اول کے قتل کئے جانے پر یہ تمام "نشانات شاہی" پارلیمنٹ نے چھین کر توڑ دئے تھے۔ اور موجودہ "نشانات" محض ان کی نقل ہیں۔ جو چارلس دوم کی تاجپوشی کے موقع پر از سر نو بنائے گئے تھے۔

سینٹ ایڈورڈز کراؤن کے علاوہ ایک سٹیٹ کراؤن بھی ہے جسے بادشاہ ویسٹ منسٹر ایبے سے رخصت ہوتے وقت پہنتا ہے۔ اور یہ تاج عموماً پارلیمنٹ کے افتتاح اور اسی قسم کی اور شاہی تقریبات کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔

بادشاہ کی اطاعت کا حلف

جب یہ رسوم ادا ہو چکتی ہیں۔ تو Spiritual and Temporal Peers بادشاہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حلف لیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ گویا تمام سلطنت برطانیہ کی طرف سے بادشاہ کی اطاعت کا اظہار کرتے ہیں۔

ملکہ کی تاجپوشی

اس کے بعد ملکہ کی تاجپوشی کی رسم ادا ہوتی ہے جب anointing کی رسم ادا ہو چکتی ہے تو چار بیگمات ہر مجسٹی کے سر پر چھتر تان دیتی ہیں۔ آرچ بشپ ملکہ کے دائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی میں انگشتری پہنا دیتا ہے۔ اور پھر اس کے سر پر بھی تاج رکھ دیتا ہے۔ اس کے بعد ملکہ کو اس کے تخت پر بٹھایا جاتا ہے۔ جو بادشاہ کے بائیں جانب رکھا ہوتا ہے۔

دیگر رسوم

ملکہ کی تاجپوشی کے بعد بادشاہ اور ملکہ دونوں Altar کی طرف جاتے ہیں۔ اور وہاں عشائے ربانی کی تمام مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں۔ یہ رسوم ختم کرنے کے بعد بادشاہ اور ملکہ سینٹ ایڈورڈز چیپل (St. Edwards Chapel) میں جاتے ہیں اس اثنا میں جلوس از سر نو مرتب کر لیا جاتا ہے۔ اور بادشاہ اور ملکہ اپنے اپنے تاج پہنے۔ اور عصائے شاہی وغیرہ تھامے ایبے کے مغربی دروازہ کی طرف لائے جاتے ہیں۔ جہاں سے وہ شاہی گاڑی میں بیٹھ کر جلوس کی صورت میں لنڈن کے بازاروں میں سے محل شاہی کو چلے جاتے ہیں۔

۱۲ مئی کو ویسٹ منسٹر ایبے میں ملک معظم شہنشاہ جارج ششم اور ملکہ معظمہ الزبتھ کی تقریب تاجپوشی منعقد ہوگی۔ اور یہ تمام رسوم جنکا اوپر ذکر کیا گیا ہے ادا کی جائینگی

مسلمانوں کی نہایت عبرتناک حالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہر ڈیرہ غازی خان سے چوبیس میل بجانب غرب ایک پہاڑی پر سخی سرور نامی ایک مسلمان بزرگ کا مزار ہے جہاں اس بزرگ کے نام پر قصبہ سخی سرور آباد ہے۔

ہر سال میلہ لگتا ہے۔ جس میں اضلاع ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، ملتان وغیرہ کے لوگ بھاری تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ اس دفعہ کہا جاتا ہے۔ کہ پچیس تیس ہزار تماشائی جمع تھے۔ جن میں سے نوے فی صدی سے زیادہ مسلمان تھے۔ نہایت رنج و افسوس کی بات ہے۔ کہ کھلم کھلا شراب نوشی طوائف کے ناچ و گانے و بدکاری و بدمعاشی اس میلہ کی اہم خصوصیات تھیں۔ ہر طبقہ و درجہ کے مسلمانوں نے اس موقعہ پر اپنے الگ الگ محفلوں کے دائرے بنائے ہوئے تھے۔

جہاں شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر خوب رنگ رلیوں میں وہ مصروف رہے اور اپنے دولت ایمان اور اخلاق کو تباہ و برباد کیا۔

زیادہ تر افسوس اس بات کا ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ فسق و فجور میں پیش پیش تھے۔ اور بجائے دوسروں کو منع کرنے کے خود اس معاملہ میں اُن کے لیڈر بنے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ وہ اعلےٰ تعلیم یافتہ بھی جو اپنے تئیں فرزانہ روزگار سمجھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ سے سال بھر بحثوں میں الجھتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب و تضحیک اپنا کارنامہ سمجھتے ہیں اس میلہ پر رقص و سرور کی مجالس اور بادہ خوار رندوں کے سرغنے بنے ہوئے تھے رنڈیوں کی محفل میں بیٹھ کر شراب خوری کرنا اور پھر بحالت مستی ان کے ساتھ پنجہ در پنجہ ہو کر گھنٹوں ناچنا۔ اُن کا محبوب ترین شغل تھا غرضیکہ بدکاری کے معاملہ میں مسلمان اس موقعہ پر ایک دوسرے سے گوئے سبقت لے جانے کی سرتوڑ کوشش میں مصروف رہے۔ ان افسوسناک حالات کے ہوتے ہوئے بھی کہا جاتا ہے مسلمانوں کو اب کسی مامور اور مصلح کی ضرورت نہیں تف اس سمجھ پر۔ اور حیف ایسی عقل پر

فاعتبروا یا اولی الابصار

نامہ نگار

برات پہنچنے پر دلہن غائب

امرتسر۔ ۱۹ اپریل: ایک مسلمان ساکن محلہ شریف پورہ نے لڑکی کی شادی کے سلسلہ میں جب براتیوں کو کھانا اور دیگر رسومات سے فارغ کر دیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ دلہن صاحبہ غائب ہو چکی ہیں۔ لڑکی کے باپ نے دوسری کم سن لڑکی سے دلہا کی شادی کر دی آج پولیس نے دلہن کو ایک شخص حمید نامی کے گھر

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

شریف بہو بیٹیوں کو باسلیقہ اور ہنرمند بنانے کے لئے یہ بہترین چیز ہے زنانہ سکولوں کی لڑکیاں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اُونی، سوتی۔ ریشمی کپڑوں پر پھول پتے، گلکاری وغیرہ کشیدہ کا کام گھنٹوں دنوں میں بآسانی ہو سکتا ہے۔ شریف لڑکیوں کا شغل۔ امیرزادیوں کا سنگار، غریب عورتوں کا روزگار ہے۔ کشیدہ سکھانے کی کتاب ہمراہ مفت ملیگی۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے محصول ڈاک مہر دو عدد کے خریدار کو محصول ڈاک معاف ہے۔

پتہ یونین سپلائنگ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۲۵ دہلی

115

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ میں احرار کا ناکام جلسہ

اینٹوں کی بارش اور احرار کا فرار

لکھنؤ ۱۹ ر اپریل۔ گذشتہ شب پراونشل احرار کانفرنس کا کھلا اجلاس شیطان کی رقص گاہ بن گیا۔ پہلے تو مظہر علی اظہر صدر کانفرنس نے بیگم حسرت موہانی اور کنور عبدالوہاب کی وفات پر قرار داد تعزیت منظور کرائی۔ لیکن اس کے بعد حاضرین میں سے کسی نے صدر پر ایک طویل خط پھینکا۔ جو کسی اردو اخبار میں شائع ہوا تھا۔ اور جس میں صدر کے خلاف اہم ترین حقائق درج تھے۔ حاضرین نے صدر سے درخواست کی کہ وہ یہ خط پڑھ کر ان الزامات کے سلسلے میں اپنی پوزیشن صاف کریں۔ اس خط کا پیش کرنا بارود میں چنگاری کا کام دے گیا۔ اور اجلاس میں وہ شور وغل ہوا۔ کہ خدا کی پناہ۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ لیکن مولوی حبیب الرحمٰن صدر آل انڈیا احرار نے اس مرحلے پر پہنچ کر ایک عجیب چال چلی۔ اور (دفع بلا کے لئے) قادیانیوں کو پانی پی پی کر کوسنا شروع کیا۔ اور کہا کہ لاہور اور قادیان سے ایک سو کے قریب قادیانی کانفرنس کو ناکام بنانے کے لئے لکھنؤ آئے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اجلاس پر امن ہو گیا۔ لیکن تین بجے صبح کے قریب بعض شرارت پسندوں نے رضاکاروں کے کیمپ پر خوب پتھر برسائے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پتھر کھا کر رضاکار اور دوسرے حضرات سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے۔

کانفرنس نے دو قراردادیں منظور کیں۔ پہلی قرارداد میں صوبہ سرحد کے آزاد قبائل پر بم باری حملوں اور فائرنگ کی مذمت کی گئی۔ دوسری قرارداد میں طوفان ژالہ باری اور سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ آبیانہ اور مالیہ معاف کر دے۔ اور ان کی مالی امداد بھی کرے۔ اور انہیں جائداد کی قرقی سے بچالے۔

پہلی قرارداد پیش کرتے ہوئے مسٹر عزیز احمد خاں نے اظہار افسوس کیا۔ کہ بہترین دماغ قیمتی انسانی جانیں تلف کرنے پر صرف کئے جا رہے ہیں۔ مسٹر عبدالحمید نے کہا۔ کہ مجھے حیرت ہے۔ کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ جبکہ وزرا میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور صوبہ سرحد کی اسمبلی کے وزیر اعظم بھی مسلمان ہیں۔ اس اجلاس میں حاضرین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ جن میں پردہ نشین عورتیں بھی شامل تھیں۔

لکھنؤ۔ ۱۱ ر اپریل کہا جاتا ہے۔ کہ احرار کانفرنس کے عورتوں کے پنڈال میں کوئی شخص آگ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک نوخیز لڑکی کے باعث پنڈال شعلوں کی نذر ہونے سے بچ گیا۔ اس لڑکی نے ملزم کو گرفتار کرا دیا۔ (ہمدم)

اعلان نکاح

۱۵ ر اپریل ۱۹۳۶ء کو نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے قاضی محمد رفیق صاحب خلف قاضی ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم کا نکاح رشیدہ بیگم بنت قاضی عبدالمجید صاحب انسپکٹر محکمہ سالٹ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے یہ نکاح بابرکت فرماوے۔ ؎ سید محمد اسحٰق قادیان

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کیلئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت ڈھائی روپے (۲؍۸)

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مخزن نعمت

پانچواں ایڈیشن

نمکین۔ میٹھے کھانے۔ مٹھائیاں۔ شربت۔ ڈبل روٹی۔ کیک۔ مربہ۔ اچار

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شبدیگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دو پیازے۔ قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں مچھلی بڑے وغیرہ انواع واقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان براٹھے۔ ڈبل روٹی۔ کتلمہ۔ باقرخانی بھینی بھینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں۔ مثلاً بالوشاہی۔ جلیبی۔ شکر پارے۔ کھجور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو۔ گل گلے۔ پیڑے برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع واقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب انار خشخاش۔ شہتوت لیموں صندل بنفشہ عناب سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا۔ مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت۔ مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

جام جم کا ظہور

مگر وہ جام جم نہیں جسے جمشید نے مٹی سے تیار کرایا تھا۔ اور جو حوادث روزگار ایک کوئی سے جھٹکے میں دنیا سے ناپید ہو گیا بلکہ وہ

جام جم

یہ دیدہ زیب کتابت وطباعت کے ساتھ ہر ماہ بہر یہ دراسٹریٹ دہلی سے رسالہ کی صورت میں شائع ہوتا ہے جس میں زمانہ سابق وحال کے نامور شعراء ادباء حکماء ادیب اور مختلف کارکنوں کے روزگار شاہکار موجود ہوتے ہیں جو دوسری جگہ ہرگز دستیاب نہیں ہو سکتے جس کی ادارت و ترتیب ملک کے نامور جریدہ نگار معروف افسانہ نگاروں شاعروں اور ادیبوں کے ہاتھوں میں ہے اور ان تمام خوبیوں کے باوجود ہر صاحب ذوق کی خدمت میں پورے سال بھر تک

بالکل مفت

حاضر کیا جاتا ہے۔ صرف ڈاک خرچ کے لئے ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر ہر صاحب جام جم سال بھر تک اپنے نام جاری رکھ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی بطور سالنامہ جام جم بھی حاصل کر سکتے ہیں جو جشن دولہ کمس تفریح اور تفنن کا قابل قدر ذخیرہ ہے آج ہی ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر سال بھر کے لئے جاری کرا لیجئے۔ ضروری نوٹ:۔ یہ رعایت صرف اسی مہینے کی آخر تک قائم رہے گی اس کے بعد جام جم ایک پیسہ لانے سے کسی طرح تم تک نہیں مل سکیگا۔ مشتہر جن کے لئے ہی نادر موقع ہے ؎ مینیجر جام جم دہلی

وصیت نمبر ۴۷۳۱

میں رشیدہ بیگم زوجہ منشی سبحان علی صاحب قوم راجپوت پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر بذمہ خاوند ڈیڑھ صد روپیہ زیور طلائی مالیتی تیس روپے کل میزان = ۱۸۰ روپے ہے۔ (۴) اس وقت میری کوئی آمد نہیں لیکن اگر کوئی آمد مجھے کہیں سے ہو تو اس کی نسبت بھی اقرار کرتی ہوں کہ اس کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کیا کروں گی۔

العبد:- نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم زوجہ منشی سبحان علی محلہ دارالسعۃ قادیان

گواہ شد:- سبحان علی بقلم خود - ۱۵/۱/۳۷

گواہ شد:- چراغ الدین بقلم خود - ۱۵/۱/۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک باموقعہ قطعہ اراضی سستے داموں پر فروخت ہوتا ہے

ایک قطعہ اراضی ۶ کنال ایک مرلہ جس کے ایک طرف ۱۰ فٹ کا راستہ ہے۔ اور دوسری طرف منشی محمد یحییٰ خان صاحب کا باغیچہ اور مکان ہے ریلوے سٹیشن قادیان اور محلہ دارالانوار کے درمیان واقعہ ہے یہ اراضی بہت باموقعہ اور قیمتی ہے۔ یہ اراضی بمعہ حقوق اہلی ۶ کنال کے اکٹھے خریدار کو بالعوض مبلغ ۵۱۳/- میں دیدی جائیگی اور جو دوست کنال کنال کا ایک ایک قطعہ لینا چاہینگے۔ ان سے فی کنال مبلغ روپیہ لیا جاوے گا۔ خواہشمند اصحاب جلد سے جلد اطلاع دیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ سنسار چند صاحب بھنڈاری گارڈین جج بہادر ضلع گجرات

مقدمہ نمبر ۵ گارڈین سال ۱۹۳۷ء

نذیر احمد ولد چوہدری سلطان احمد جٹ ساکن بنڈی لالہ علی گوہر ساکن نظام آباد تحصیل وزیر آباد

بنام

صغریٰ بیگم زوجہ محمد خان ساکن چک سار لنگہ گجرات - احمد دین ولد حسن محمد - غلام سرور ولد حسن محمد - امام الدین ولد حسن محمد - چراغ الدین ولد حسن محمد اقوام دریاں ساکن باہڑیانوالہ مدعا علیہ

درخواست بتقرر گارڈین فیض احمد محمد بشیر نابالغان

بنام ہر خاص و عام

مقدمہ مندرجہ بالا میں سائل برائے تقرر گارڈین نسبت فیض احمد محمد بشیر نابالغان درخواست کرتا ہے۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۷ء کو عدالت ہذا میں حاضر آکر جو عذر داری برخلاف نسبت درخواست سائل رکھتی ہو۔ پیش کرے۔ ۳/۳۷

یہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

صاحب جج بہادر گارڈین

(مہر عدالت)

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

زیر سرپرستی

عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبدالغنی خانصاحب رئیس اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں۔ جو کہ عالیجناب حکیم عبدالغنی خانصاحب اور عالیجناب علامہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی اور دیوان سنگھ صاحب سکرٹری طبیہ کالج دہلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں۔

مخصوص مجربات دواخانہ

حب بواسیر یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان کے اکیس یوم کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔ اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسّے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر پانچ روپے (۵) ہے۔

حیات نسواں سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے جملہ نسوانی امراض کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی ۲/-

ماء اللحم خاص الخاص بہ نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈال کر استعمال کیا جائے تو اعضاء رئیسہ کو قوت دینے کے لئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ قیمت فی بوتل پانچ روپے (۵)

حالات مرض تحریر کر کے عالیجناب حکیم عبدالغنی خان صاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

116

احمدی بھائیوں اور بہنوں کیلئے تبلیغ کا زرین موقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش نصیب ہے وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے

چونکہ ماہ مئی ۱۹۳۷ء میں شہنشاہ انگلستان کی رسم تاج پوشی ادا ہونی ہے۔ جس میں شامل ہونے کے لئے دنیا کے قریباً تمام ملکوں سے وہاں کے امراء۔ وزراء۔ علماء۔ زعماء اور ہر طبقہ و خیال کے آدمی جمع ہونگے۔ اس لئے احباب جماعت اور خواتین سلسلہ کو اس نادر اور زریں موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور اس کے لئے محترم امام مسجد لنڈن کے پاس بک ڈپو کا تجویز کردہ بہترین تبلیغی سیٹ خرید خرید کر کثرت کے ساتھ بھجوائے جانے چاہئیں۔ اس سیٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ کی چیدہ چیدہ انگریزی کتابیں جمع کی گئی ہیں۔ جن میں اسلام کی صداقت اور احمدیت کی تائید نہایت عمدہ اور جامعیت کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔

اگر اس موقعہ پر بہت سے سیٹ لنڈن پہنچ جاویں۔ تو مولانا درد صاحب اور ان کا معاون عملہ لنڈن میں آمدہ مہمانوں کے پاس جاکر سیٹ ہذا تحفۃً دینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جہاں تک آج ہمارے سلسلہ کا پیغام نہیں پہنچ سکا۔ وہاں بھی ان مہمانوں کے ذریعہ نہایت احسن طور پر پہنچ جاوے گا۔ اور انشاء اللہ بہت سی سعید روحیں احمدیت کے جھنڈے تلے آجائیں گی۔ اس سلسلہ میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے لنڈن سے احباب جماعت کو با ایں الفاظ توجہ دلائی ہے۔

لنڈن میں تبلیغ کا ایک بہترین موقعہ

احباب سے ضروری گذارش

احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں رؤیا دیکھا۔ کہ آپ لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑے ہیں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر فرما رہے ہیں۔ حضور نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ حضور کی تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔ سو یہ تمام باتیں انشاء اللہ پوری ہونگی اور مغرب سے طلوع شمس ہوگا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہاں کثرت سے احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کی جائے۔ میں

اس وقت احباب سے مفت لٹریچر کے متعلق عام اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ ایک خاص موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے نہایت دردمندانہ گذارش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ موجودہ بادشاہ کی تاج پوشی ماہ مئی میں ہونے والی ہے۔ اسے کامیاب بنانے کے لئے بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور اس تقریب پر دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک کے امراء و رؤسا لنڈن پہنچیں گے اس لئے اگر دوست دنیا کے چاروں اطراف سے آنے والے اکابر کو تبلیغ احمدیت کرنا چاہتے ہیں تو بک ڈپو سے تبلیغی انگریزی سیٹ خرید کر ہمیں پہنچا دیں۔ یا اگر کسی نے خرید کئے ہوں۔ اور وہ باہر نہ بھیجے گئے ہوں۔ تو وہ بھی ہمیں بھیج دیں۔ ہم انشاء اللہ ان اکابر کو جو دور دراز ملکوں سے تاج پوشی کے موقعہ پر تشریف لائینگے بطور تحفہ پیش کر دیں گے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ ان میں بہت سی سعید روحیں ایسی ہوں جو حق کی پیاسی ہوں۔ لیکن عدم علم کی وجہ سے وہ اس سعادت کے حصول سے محروم ہوں۔

امید ہے۔ کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔ اور مغرب میں شیوع اسلام کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں گے۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس از لنڈن

ہم نہیں سمجھتے کہ مولانا موصوف کے مندرجہ بالا الفاظ پڑھ کر بھی کوئی مخلص احمدی مرد یا عورت اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اور اس تبلیغی جہاد میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور نہ ہوگا۔

پس جو دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ فوراً ہمیں اطلاع دیں۔ کہ کتنے سیٹ ان کی طرف سے بھجوا دئے جاویں پہلے اس انگریزی سیٹ کی قیمت اٹھارہ روپیہ تھی۔ مگر اب محض تبلیغی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف پانچ روپیہ کر دی ہے۔ تاکہ امیر و غریب آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔

جنہوں نے لنڈن میں سیٹ بھجوانے ہیں وہ بحساب پانچ روپیہ فی سیٹ بھجوا دیں۔ تاکہ ہر کتاب پر ان کا نام لکھ کر صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی معرفت لنڈن بھجوا دیا جائے اور جن دوستوں نے اپنا آرڈر لکھوا رکھا ہے۔ اور وہ ان سیٹوں کی قیمت باقساط ادا کر رہے ہیں۔ وہ بھی باقی رقم جلد سے جلد بھیج دیں۔ تاکہ مئی سے پہلے پہلے ان کی طرف سے ان کے سیٹ انگلستان جا سکیں۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان دارالامان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لدھیانہ ۱۹ اپریل۔ کل ضلع لدھیانہ کے اکثر مقامات پر شدت کی ژالہ باری ہوئی۔ مختلف مقامات سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ اور زمینداروں کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔ مالیر کوٹلہ سے رگل تک۔ لدھیانہ سے دھوری تک۔ اور لدھیانہ سے انبالہ تک کے درمیانی علاقوں میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ لدھیانہ شہر میں بھی خوب ژالہ باری ہوئی۔ زمینداروں نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کر کے اپنی بدحالی کا نقشہ پیش کیا۔ اور مالیہ کی معافی کی درخواست کی۔ ڈپٹی کمشنر نے متاثرہ علاقہ کا بہت جلد معائنہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

کانگڑہ ۱۹ اپریل۔ وادی کانگڑہ میں بھی یکشنبہ کو بارش اور ژالہ باری ہوئی۔ جس کی وجہ سے فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ چائے کی کاشت کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔

جالندھر ۱۹ اپریل۔ کل جالندھر میں بھی شدت سے اولے پڑے۔ اولے جو مرغی کے انڈوں کے برابر تھے۔ مسلسل دس منٹ تک گرتے رہے۔ ژالہ باری سے سبزیوں آموں اور کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بجلی گرنے سے دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ پھلور اور پھگواڑہ میں بھی ژالہ باری ہوئی۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ فلسطین سے عربوں یہودیوں اور افواج میں زبردست تصادمات کی خبریں موصول ہو رہی ہیں عرب انتہا پسند جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک پانچ ہزار عرب فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔ یہودی بھی مقابلہ کے لئے تیاریوں میں مصروف ہیں۔ حکومت کی طرف سے یہودیوں کو خاص حالات میں اسلحہ رکھنے اور استعمال کرنے کی عام اجازت دیدی گئی ہے

لاہور ۱۹ اپریل۔ سناتن دھرم پرتی ندھی پنجاب اور مہابیر دل پنجاب نے وزیر ہند کو ایک تار ارسال کیا ہے کہ ملک معظم جارج ششم کے جشن تاج پوشی میں بیل کی قربانی دی جائے گی اور مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ پروگرام منسوخ کر دیا جائے۔

شیلانگ ۱۹ اپریل۔ کل صبح ۱۰ بج کر ۲۰ منٹ پر زلزلے کا ایک جھٹکہ محسوس ہوا۔ کسی قسم کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

طہران ۱۹ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ طہران میں بہت سے روسیوں کو اس جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ وہ حکومت ایران کے خلاف زبردست سازش کر رہے تھے۔ اور ان کا مقصد ملک کے اندر انقلاب برپا کرنا ہے حکومت نے تمام گرفتار شدگان کو فوراً ملک سے نکل جانے کا حکم دیدیا ہے۔

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ ہمیں یقین ہے کہ آئین نو اپنے نقائص اور خامیوں کے باوجود ملک اور اہل ملک کے لئے مفید اور کار آمد ثابت ہو سکتا ہے آئین نو کے خلاف جو مخالفانہ تنقیدیں کی جاتی ہیں۔ ان کا جواب دیتے ہوئے کانگرس کو چیلنج دیا۔ کہ وہ اس آئین سے بہتر کوئی آئین مرتب کر کے دکھائے۔ گورنروں کی مداخلت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جونہی ہم نے دیکھا۔ کہ گورنر ناجائز طور پر ہمارے کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ تو ہم میں سے ہر شخص مستعفی ہو جائے گا۔

حلب ۱۹ اپریل۔ حلب سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ میدان اکسیس میں شامی عربوں اور بعض ترکوں کے درمیان تصادم ہو گیا جس میں طرفین نے ایک دوسرے پر گولیاں برسائیں۔ اس کے نتیجہ میں ایک ترک افسر خطرناک طور پر مجروح ہو گیا۔

بمبئی ۱۹ اپریل۔ آج صبح بمبئی پریذیڈنسی مسلم لیگ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ مسٹر جناح کو صدر منتخب کیا گیا۔

کیمبل پور ۱۹ اپریل۔ کوٹ فتح خان میں سکھ مسلم فساد کے سلسلہ میں ۲۵ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ آج انہیں ایک مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور عدالت نے پولیس کو دس دن کا ریمانڈ دے دیا۔

شملہ ۱۹ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ خوراک کی کمی کی وجہ سے شمالی وزیرستان میں آزاد قبائلی لشکر کا اجتماع رک گیا ہے۔ مگر ابھی تک قبائلی لشکر کی طرف سے حملوں میں تخفیف نہیں ہوئی۔ ۱۶ اپریل کی شام کو قبائلی لشکر نے میرالی پر حملہ کیا ۱۸ اپریل کی شب کو بھی حملہ کیا گیا۔ مگر کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

انگورہ ۱۹ اپریل۔ حکومت ترکیہ کے وزیر اقتصادیات نے اخبارات کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی سے گفت و شنید جاری ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جرمنی میں ترکی مال کی درآمد پر کسی قسم کی پابندی عاید نہ کی جائے ہمیں معلوم ہے۔ کہ جرمنی نے ترکی مصنوعات کی درآمد کو ممنوع قرار دیدیا تھا۔ مگر یہ کوئی تشویش کی بات نہیں۔ کیونکہ انگورہ میں عنقریب گفت و شنید ہونے والی ہے۔ جس کے بعد ترکی اور جرمنی میں حسب سابق تجارتی تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

امرتسر ۱۹ اپریل۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۴ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱ آنہ اور چاندی ۵۳ روپے ۸ آنے ہے۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ ہسپانیہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ شنبہ کو میڈرڈ پر بمباری کے دوران میں ایک بم اس ہوٹل کے باہر گرا جہاں ڈچس آف اینتھول اور اس کے رفقاء کھانا کھا رہے تھے۔ ایک کار بم سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ ۵ آدمی ہلاک ہوئے لیکن ان میں کوئی برطانی نہ تھا۔

کلکتہ ۱۹ اپریل۔ بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر کی طرف سے مسٹر سرت چندر بوس نے کلکتہ ہائیکورٹ میں ایک درخواست دی ہے۔ کہ بنگال اسمبلی کے سپیکر کا انتخاب ناجائز تھا۔ کیونکہ سر جان اینڈرسن گورنر بنگال نے اسمبلی کا جو اجلاس سپیکر کے انتخاب کے لئے بلایا تھا۔ وہ خلاف آئین تھا۔ سر جان اینڈرسن یکم اپریل کو باقاعدہ گورنر نہیں تھے۔ مسٹر جسٹس ویمز نے سپیکر خان بہادر عزیز الحق کے خلاف نوٹس جاری کر دیا ہے کہ وہ بدھ کو عدالت میں آکر جواب دہی کریں۔

لنڈن ۱۹ اپریل۔ ملک معظم شاہ جارج ششم کی تقریب تاج پوشی میں سر فیروز خان نون ہائی کمشنر کو سلطنت ہند کا علمبردار مقرر کیا ہے۔

لکھنؤ ۱۹ اپریل۔ آج یو پی اسمبلی اور کونسل کے ۲۴ کے قریب ارکان کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نواب صاحب چھتاری وزیر اعظم یو پی نے تقریر کرتے ہوئے کابینہ کے اقتصادی پروگرام پر روشنی ڈالی اور زراعت صنعت اور تعلیم کے طریقوں میں اصلاح کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

پٹنہ ۱۹ اپریل۔ حکومت بہار نے دیو میلا اور اورنگ آباد کے فرقہ وار فساد کے متعلق جو اعلان شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کی ۲۵ دکانیں لوٹ لیں اور ۶۵ مسلمانوں کو زخمی کیا۔ جن میں ۱۴ کے شدید زخم آئے اب صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔

مالیر کوٹلہ ۱۹ اپریل۔ ریاست میں مزید گرفتاریاں جاری ہیں اور دفعہ ۱۴۴